۱۳۴۱

غدیر

تحریر

علی رضا میرزا محمد

نام کتاب	غدیر
تحریر	علی رضا میرزا محمد
آرٹ	ولی الٰہی
ناشر	اطفال یونٹ ۔ بعثت فاؤنڈیشن
تعداد	پانچ ہزار (۵۰۰۰)
ایڈیشن	پہلا ۔ سنہ ۱۹۹۰ء

تہران ۔ خیابان سمیہ، بین شہید مفتح و فرصت

تمام شرعی وقانونی حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہاں ، کیا خبر ہے ؟ یہ آوازیں کیسی ہیں ؟ لوگ اِدھر اُدھر کیوں آ جا رہے ہیں ؟

ایسا لگتا ہے ہمارے پیغمبر حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ "مدینے" سے "مکہ" جانے والے ہیں۔ آخری بار خانۂ خدا کی زیارت کرنا چاہتے ہیں۔

لوگ حیرانِ و پریشان بازاروں اور گلیوں میں دوڑ رہے ہیں۔ جلدی جلدی قافلہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رہبر کے ساتھ زیارت کیلئے جانا چاہتے ہیں۔

کتنا اچھا، کتنا پاکیزہ ، کتنا عمدہ منظر ہے ، سب خوش ہیں سب ہنس رہے ہیں۔ مسکرا رہے ہیں۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سادہ اور پاکیزہ لباس میں قافلہ کے آگے آگے چل رہے ہیں اور تمام لوگ آنحضرت کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔ رفتہ رفتہ شہر سے نکل کر صحرا میں پہونچ گئے ہیں اور آگے بڑھ رہے ہیں۔

چلتے چلتے ایک ایسی جگہ پر پہونچے جس کا نام "ابوار" ہے۔
یہاں تھوڑی دیر لوگوں سے رکنے کو کہا گیا ـــــ کیونکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کی مادر گرامی جناب آمنہ کی قبر بھی یہاں ہے
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے ماں کی قبر کی زیارت کی۔ اور پھر یہ قافلہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوگیا ـــــ چند دنوں کے بعد یہ قافلہ "مکہ" کے خوبصورت شہر میں داخل ہوگیا۔
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سیدھے خانۂ خدا کی زیارت کو تشریف لے گئے خدا کی حمد و ثنا کی، بلند آواز سے اللہ اکبر کہا... اور رفتہ رفتہ خانۂ خدا سے دور ہوئے۔
لوگ ابھی بھی مختلف مقامات سے "مکہ" آرہے ہیں۔ کچھ لوگ حضرت علیؑ کے ساتھ یمن سے آئے ہیں۔
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علیؑ کو وہاں بھیجا تھا تاکہ لوگوں کی ہدایت کریں۔ بت پرستوں کو خدا پرست بنائیں۔

کتنا خوشگوار منظر ہے۔ دیکھتے رہیے مگر دل سیر نہیں ہوتا

مکّہ لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ سب لوگ سفید کپڑے پہنے بلند آواز سے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہہ رہے ہیں۔ اپنے خدا کی عبادت کر رہے ہیں۔ اس سے دعائیں مانگ رہے ہیں۔

پیغمبرِ اسلام صلّی اللہ علیہ وآلہٖ بھی خوش ہیں۔ وہ ان دنوں کو یاد کر رہے ہیں جب لوگ خدا کو بھلائے بیٹھے تھے اور بتوں کی پوجا کر رہے تھے لیکن اب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ دیکھ رہے ہیں کہ ان کی مسلسل کوشِشوں سے بُت پرست، خدا پرست بن گئے ہیں۔ اب وہ جاہل و نادان نہیں ہیں۔ اب ان میں اچھّے بُرے کی تمیز ہے۔

واہ واہ۔ کتنا بہترین دن ہے۔ کوئی آواز نہیں آ رہی ہے سب لوگ خاموش ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ سب اپنے رہبر کی باتیں نہایت غور سے سُن رہے ہیں۔

پیغمبر اسلام صلّی اللہ علیہ وآلہٖ خانۂ کعبہ کا پردہ پکڑے لوگوں سے گفتگو کر رہے ہیں۔ اور ان کو اس طرح نصیحت کر رہے ہیں۔

اے مسلمانو! آپس میں بھائی بھائی رہو۔ ایک دوسرے کے حق میں مہربان
رہو۔ ایک دوسرے کا احترام کرو۔ کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرو۔ خدا بھی نیک
لوگوں کو اچھا بدلہ دیتا ہے۔ اور ان کو جنّت عطا کرتا ہے۔

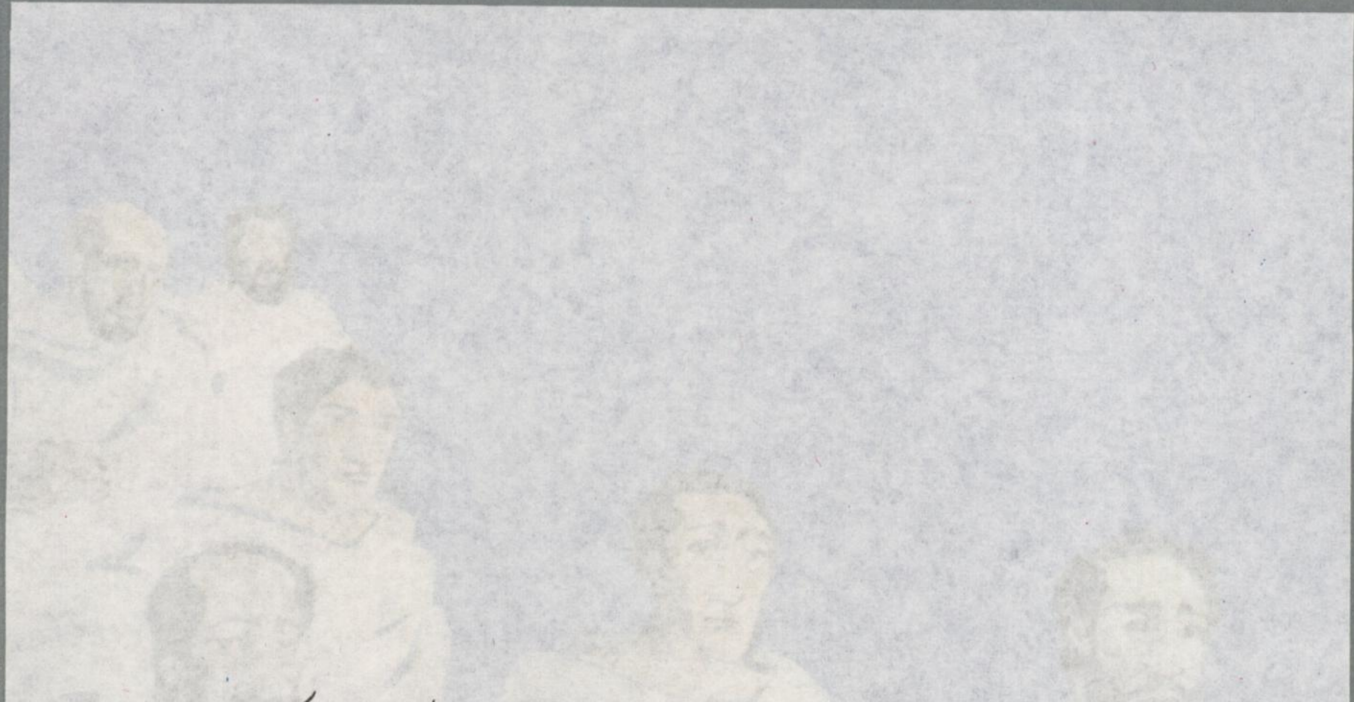

ہاں۔ کیا ہو گیا۔ لوگ کیوں چلاّ رہے ہیں۔ یہ آوازیں کیوں بلند ہیں
کہاں جا رہے ہیں؟ ایسا لگتا ہے "مکّہ" سے واپس جا رہے ہیں
اب تمام مسلمان حج کر چکے ہیں اور اپنے اپنے شہروں کو واپس
ہو رہے ہیں۔
پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ آگے آگے اور تمام لوگ آنحضرتؐ کے پیچھے پیچھے
چل رہے ہیں۔ ایک ایسی جگہ پر پہونچتے ہیں جس کا نام "جُحفہ" ہے وہاں ہرطرف
جلتی ہوئی ریت اور چند درختوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

ہر آدمی اپنی اپنی فکر میں ہے۔ لیکن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ ایک نہایت اہم موضوع کے بارے میں غور و فکر کر رہے ہیں۔ وہ ایسا کام انجام دینا چاہتے ہیں جس سے سارے لوگ سعادت مند ہو جائیں اور سب کے سب بہشت میں داخل ہو جائیں۔

اگر چند دنوں بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ اس دنیا سے رخصت ہوگئے تو ان کے بعد کون ان کا جانشین ہوگا؟ کون لوگوں کا رہنما اور پیشوا ہوگا؟ ابھی اسی فکر میں ہیں اتنے میں خدا کی جانب سے حکم نازل ہوتا ہے۔

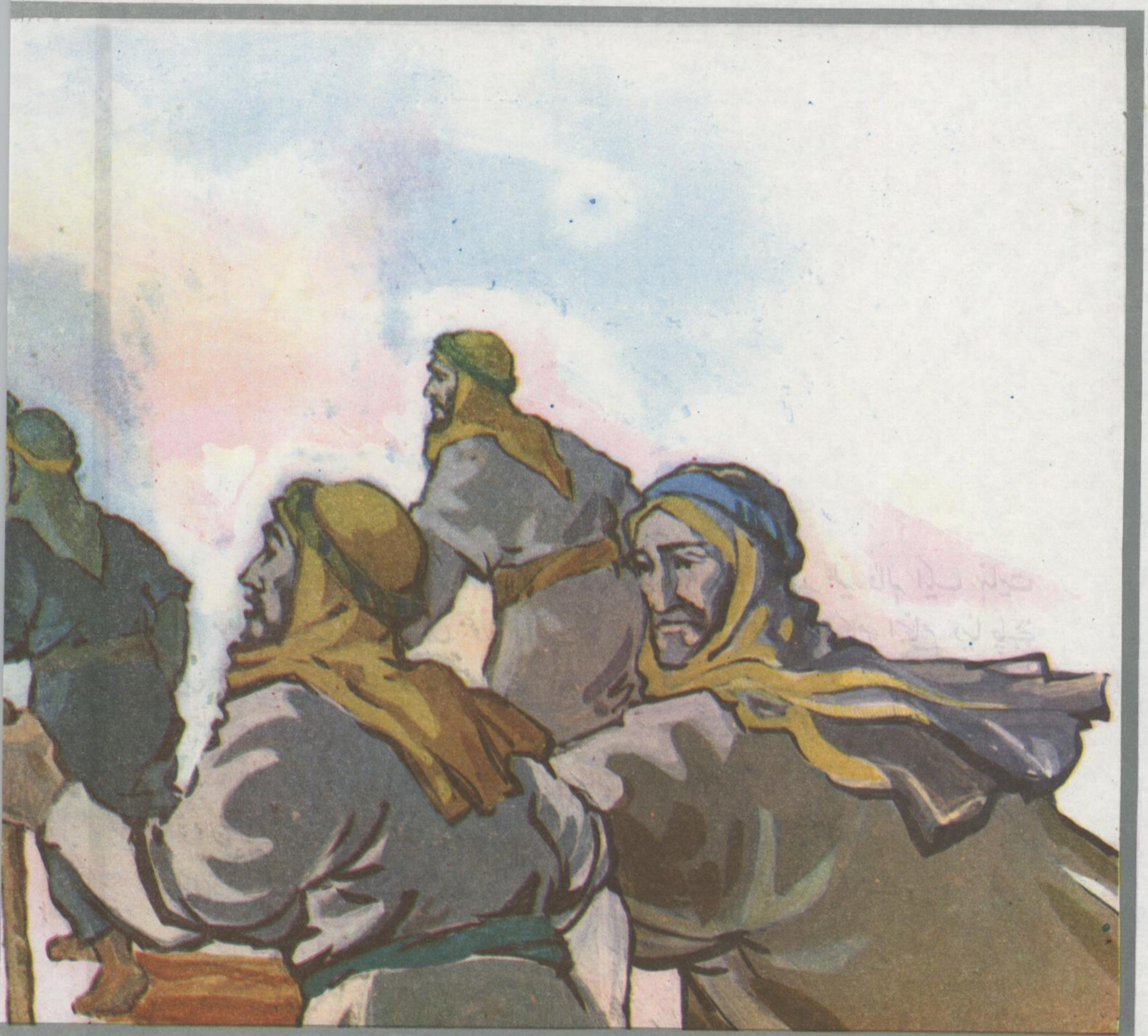

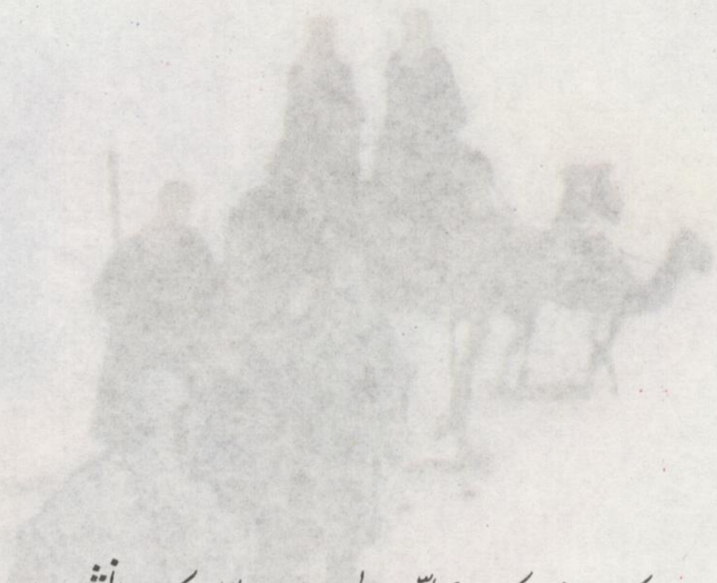

یہ بات بالکل واضح ہے کہ پیغمبر اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ کا جانشیں وہ ہو جو سب سے زیادہ اچھا ہو، سب سے زیادہ عالم ہو، سب سے زیادہ مہربان ہو، سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ مظلوم کا حق ظالم سے لے سکتا ہو، خدا کے احکام کو پوری طرح سے نافذ کر سکتا ہو۔

موسم نہایت گرم ہے۔ مسلمان اسی طرح آگے بڑھ رہے ہیں یہاں تک کہ ایک ایسے چشمہ تک پہونچتے ہیں جس کا نام "غدیر خم" ہے۔

پیغمبر اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ فکر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے خدا کا کوئی حکم نازل ہونے والا ہے۔

آہستہ آہستہ پیغمبر اکرمؐ کی آواز بلند ہوتی ہے۔ جو لوگ نزدیک ہیں وہ باقاعدہ سن رہے ہیں۔ ہاں وہ خدا کے حکم کو دوہرا رہے ہیں۔ خدا کا حکم یہ ہے:۔
"اے پیغمبر آپ کو جو حکم دیا جارہا ہے اس کو لوگوں تک پہونچا دیں۔ اگر یہ پیغام نہیں پہونچایا تو کوئی کام انجام نہیں دیا۔ کسی سے خوفزدہ نہ ہوں ہم آپ کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔

لوگوں میں طرح طرح کی باتیں ہو رہی ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے ہیں:

"کیا ہوا؟ کیا بات ہوئی؟ یہ تو کوئی ٹھہرنے کی جگہ نہیں ہے۔ موسم نہایت گرم ہے۔ لوگوں کی طاقت جواب دے رہی ہے۔ یہاں ٹھہر کر کیا کرنا چاہتے ہیں؟ کاش ہم پہلے ہی چلے گئے ہوتے اب تک کسی اچھی جگہ پر پہونچ گئے ہوتے۔ اور تھوڑا بہت آرام بھی کر لیتے۔"

کہیں ایسا نہ ہو خدا کی جانب سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ پر کوئی حکم نازل ہوا ہو۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ۔!

"غدیرخم" کے ارد گرد چند سایہ دار درخت تھے۔ بعض لوگوں نے اس جگہ کو صاف ستھرا کر دیا تھا۔ وہیں نمازِ جماعت قائم ہوئی۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ سب نے جماعت سے نمازِ ظہر ادا کی۔

نماز کے بعد لوگ پیغمبر اکرم صلیّ اللہ علیہ وآلہ کے پاس حلقہ باندھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ بعض لوگوں نے اونٹ کے پالان سے ایک منبر بھی بنا دیا ہے۔

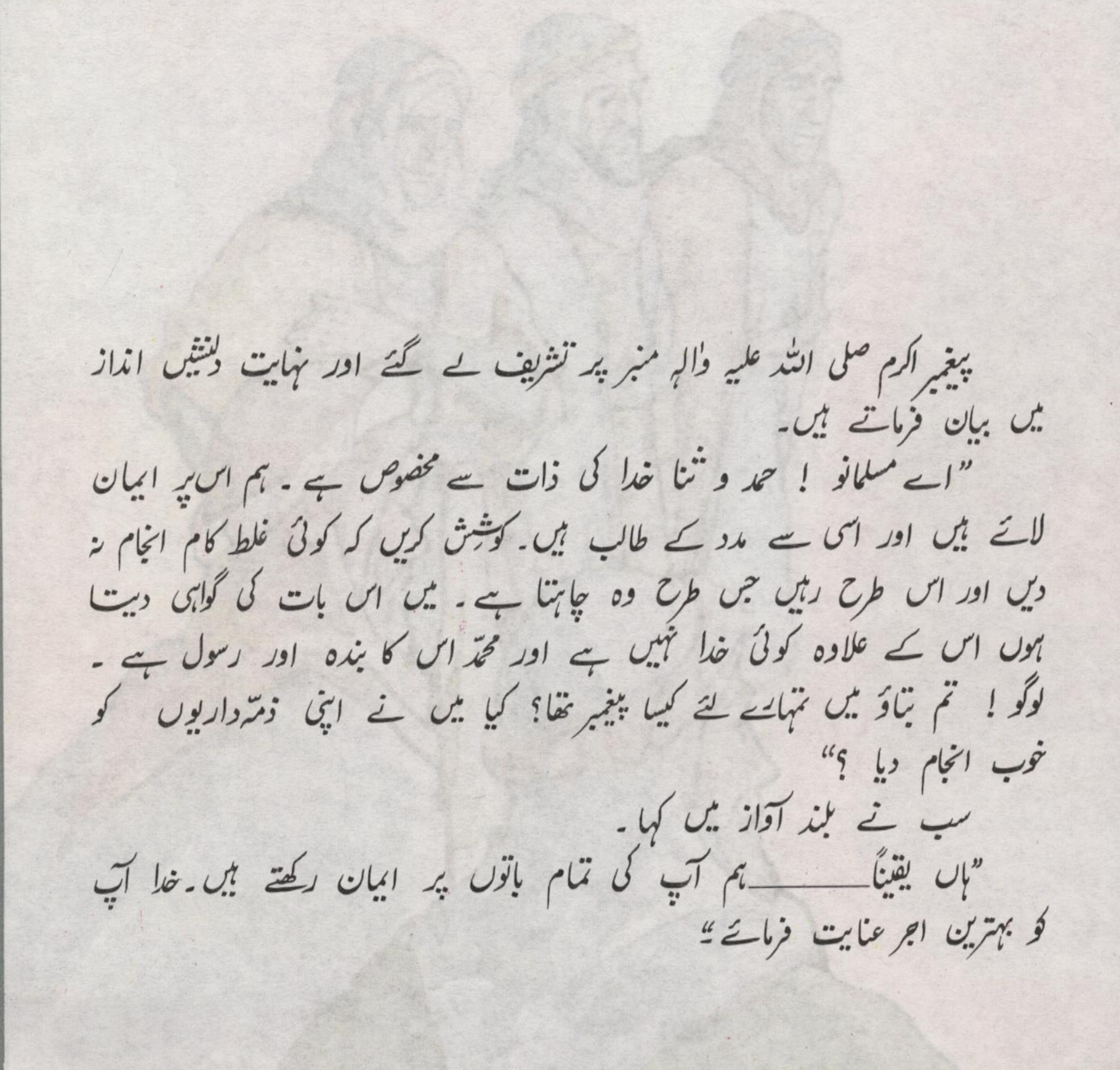

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ منبر پر تشریف لے گئے اور نہایت دلنشیں انداز میں بیان فرماتے ہیں۔

"اے مسلمانو! حمد و ثنا خدا کی ذات سے مخصوص ہے۔ ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور اسی سے مدد کے طالب ہیں۔ کوشش کریں کہ کوئی غلط کام انجام نہ دیں اور اس طرح رہیں جس طرح وہ چاہتا ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہے۔ لوگو! تم بتاؤ میں تمہارے لئے کیسا پیغمبر تھا؟ کیا میں نے اپنی ذمہ داریوں کو خوب انجام دیا؟"

سب نے بلند آواز میں کہا۔

"ہاں یقیناً ——— ہم آپ کی تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ خدا آپ کو بہترین اجر عنایت فرمائے۔"

پیغمبر اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ پھر ارشاد فرماتے ہیں۔

"ہاں۔ جب تم لوگ میری بات پر یقین رکھتے ہو اور جانتے ہو کہ حساب کتاب کا دن آنے والا ہے ـــــ غور سے سنو میں کیا کہہ رہا ہوں میں چند دنوں کے بعد اس دنیا سے چلا جاؤں گا۔ میں دو گرانقدر چیزیں تمہارے درمیان چھوڑے جارہا ہوں۔ دیکھتا ہوں تم ان دونوں کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہو۔"

دین کمال کی منزلوں تک پہونچ رہا ہے۔

جب لوگ پیغمبر اکرم صلیّ اللہ علیہ وآلہ کے دنیا سے چلے جانے کی خبر سنتے ہیں تو بہت زیادہ غمزدہ ہو جاتے ہیں۔ ہر طرف غم انگیز خاموشی چھا جاتی ہے۔ اتنے میں ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا ہے اور دریافت کرتا ہے

"اے پیغمبر آپ جو دو چیزیں فرما رہے ہیں وہ کیا ہیں؟"

پیغمبر اکرم صلیّ اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں۔

"جانتے ہو یہ دو چیزیں کیا ہیں۔ ایک خدا کی کتاب "قرآن" ہے اور دوسرے میرے "اہل بیت" ہیں۔ میں ان دو گرانقدر چیزوں کے بارے میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو تو خوب ان کی حفاظت کرو ان کے پیچھے پیچھے چلو۔ ان کی پیروی کرو۔"

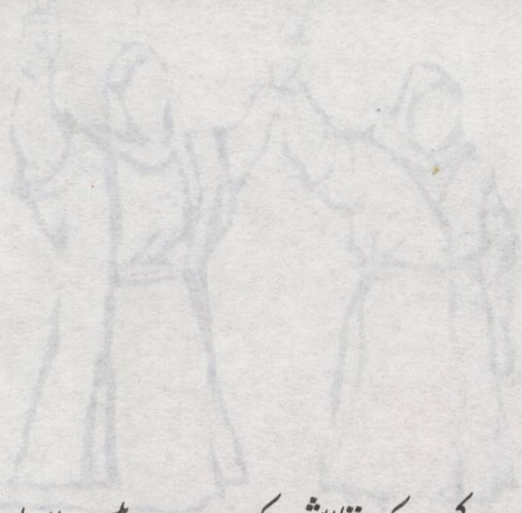

پیغمبر اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ اِدھر اُدھر کسی کو تلاش کر رہے ہیں۔ایسا لگتا ہے کہ حضرت "علیؑ" کو ڈھونڈھ رہے ہیں۔

پیغمبر اکرمؐ حضرت علیؑ کو دیکھتے ہیں اور ان کو منبر پر بلاتے ہیں۔

حضرت علیؑ اٹھتے ہیں اور زینہ بزینہ منبر پر پیغمبر اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ کے پاس پہونچ جاتے ہیں۔

پیغمبر اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہٖ لوگوں سے فرماتے ہیں۔

"اے مسلمانو! خدا نے مجھے تین بار یہ حکم دیا ہے کہ میں "علی" کو اپنا جانشین معیّن کروں"

اس کے بعد پیغمبر اکرمؐ حضرت "علی" کو اپنے ہاتھوں پر بلند کرتے ہیں۔ تاکہ سب لوگ حضرت علی کو باقاعدہ دیکھ لیں پہچان لیں۔ اس کے بعد فرمایا۔

اے مسلمانو! علی میرے جانشین ہیں، میرے بعد تمہارے رہبر اور رہنما ہیں۔ جس کا میں رہبر و سرپرست ہوں علی بھی اس کے رہبر و سرپرست ہیں۔ جو علی کو دوست رکھے خدا اس کو دوست رکھے، جو علی کی مدد کرے خدا اس کی مدد کرے۔ جو علی سے دشمنی کرے خدا اس کو دشمن رکھے۔"

تھوڑی دیر بعد پیغمبر اکرم صلیّ اللہ علیہ وآلہ نے سر آسمان کی طرف کیا اور نہایت خوشی اور مسرّت سے فرمایا:۔

"اللہُ اکبرُ ..... اللہُ اکبرُ...... دین کامل ہوگیا، خدا نے اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دیں۔"

پیغمبر اکرم صلیّ اللہ علیہ وآلہ کی گفتگو ختم ہوئی اور آپؐ منبر سے نیچے تشریف لائے۔ لوگ خوش خوش نظر آ رہے تھے اور حضرت علی علیہ السّلام کو مبارکباد دے رہے تھے۔ البتہ کچھ لوگوں کے چہرے اترے اترے تھے۔

کتنا اچھا اور خوبصورت منظر ہے، مسلمان گروہ در گروہ حضرت علی علیہ السّلام کی خدمت میں جا رہے ہیں اور ان کو مبارکباد دے رہے ہیں. ان کے ہاتھوں پر بیعت کر رہے ہیں ـــــــــ اسی عظیم دن کی مناسبت سے شیعہ ہر سال خوشی مناتے ہیں اور اس عظیم دن کو "عیدِ غدیر" اور "عیدِ اکبر" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔